SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, July 31, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at 5-45 of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا
النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾
قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

سورہ الاعراف - آیت ۱۵۸

ترجمہ :- سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لائے اور اس کا ساتھ دیا اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے سو یہی لوگ تو ہیں پوری فلاح پانے والے ۔ کہہ دیجئے کہ اے انسانو ! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف اسی اللہ کا جس کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں سوا اس کے کوئی معبود نہیں وہی جلاتا اور وہی مارتا ہے ۔ سو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے اُمّی رسول و نبی پر جو خود ایمان رکھتا ہے اللہ اور اس کے کلاموں پر، اور اس کی پیروی کرتے رہو تاکہ تم راہ پا جاؤ ۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, July 31, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at 5-45 of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِہٖ وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ وَاتَّبَعُوا

النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَہٗٓ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

قُلْ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعَا ۨالَّذِیْ

لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۖ

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ

وَکَلِمٰتِہٖ وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَہْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

سورہ الاعراف ۔ آیت ۱۵۸

ترجمہ :- سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لائے اور اس کا ساتھ دیا اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے سو یہی لوگ تو ہیں پوری فلاح پانے والے ۔ کہہ دیجئے کہ اے انسانو ! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف اسی اللہ کا جس کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں سوا اس کے کوئی معبود نہیں وہی جلاتا اور وہی مارتا ہے ۔ سو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے اُمّی رسول و نبی پر جو خود ایمان رکھتا ہے اللہ اور اس کے کلاموں پر، اور اس کی پیروی کرتے رہو تاکہ تم راہ پا جاؤ ۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جزاک اللہ ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

پروفیسر خورشید احمد صاحب دو بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کرنے کے لیے رباط اور برطانیہ تشریف لے جا رہے ہیں ۔ اس لیے انہوں نے ایوان سے یکم تا ۱۵ اگست رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : ڈاکٹر بشارت الٰہی ایک ضروری کام کی بنا پر ایوان میں ۲۱ جولائی کو شرکت نہیں کر سکے اس لیے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کی رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : میر ہزار خان بجرانی ، وزیر برائے ہاؤسنگ و تعمیرات نے اطلاع دی ہے کہ وہ فریضۂ حج کے لیے سعودی عرب تشریف لے گئے ہیں اس لیئے وہ ایوان میں ۱۲ جولائی تا ۱۱ اگست شرکت نہیں کر سکیں گے ۔

ملک فرید اللہ خان صاحب ، وزیر برائے سیاحت و ثقافت اطلاع دیتے ہیں کہ وہ قبائلی علاقے کے دورے پر ہیں ، اس لیے وہ ایوان میں ۲۹ جولائی تا ۷ اگست شرکت نہیں کر سکیں گے ۔

PRIVILEGE MOTION

جناب چیئرمین : جناب سمیع الحق صاحب ، نہیں ہیں Dropped.

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب چیئرمین : پروفیسر خورشید صاحب، نہیں ہیں ۔ Dropped.

قاضی عبداللطیف صاحب بھی نہیں ہیں Dropped.

جناب جاوید جبّار صاحب On Major Power Breakdown. وہ بھی نہیں ہیں ۔ Dropped.

جناب جاوید جبار صاحب اور جناب طارق چوہدری صاحب کی ایک موشن ۔

Identical Motion on the Soviet accusation that Pakistan was violating the Geneva Accords on Afghanistan.

جناب طارق چوہدری صاحب ۔

(i) *RE:* SOVIET ACCUSATION THAT PAKISTAN WAS VIOLATING THE GENEVA ACCORDS ON AFGHANISTAN.

جناب محمد طارق چوہدری : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ قومی اہمیت کے حامل اس اہم مسئلے کو فوری طور پر زیربحث لایا جائے کہ روس کا خیال ہے کہ جینیوا سمجھوتے کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے ۔ لہذا روسی رہنما گوربا چوف نے دھمکی دی ہے کہ اس سمجھوتے کی خلاف ورزی پر پاکستان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی ، کابل کی کٹھ پتلی حکومت کے خلاف افغانیوں کی کارروائیوں

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

کو پاکستان کی مداخلت قرار دے کر روس جینیوا سمجھوتے کی آڑ میں پاکستان کے لیے مشکلات پیدا کرنا چاہتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ اس اہم مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے تاکہ مذکورہ سمجھوتے کے بعد اس پر عمل درآمد کی رفتار اور طریقہ کار پر تفصیلی غور کیا جائے اور متوقع خطرات سے نمٹنے کے لیئے معزز ایوان مناسب تجاویز مرتب کر سکے۔

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Mr. Wasim Sajjad : Opposed, Sir.

جناب چیئرمین : آپ تشریح کریں اگر کرنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین ! جینیوا سمجھوتہ جس کی سمجھوتے کے وقت بڑی تعریف کی جاتی رہی اس وقت بھی ہمارا یہ خیال تھا کہ یہ سمجھوتہ ناقابل عمل ہے اور پاکستان کو افغانستان کے اندر لڑنے والی forces پر کوئی دسترس حاصل نہیں ہے اور افغانستان کے اندر لڑی جانے والی جنگ خالصتاً افغانستان کے مجاہدین کی افغانستان کو بیرونی جارحیت سے آزاد کروانے کے لیئے اپنی بہادرانہ کارروائی ہے۔ جس میں پاکستان کو صرف اتنا عمل اور دخل ہے کہ پاکستان کی سرزمین پر افغانستان کے نہتے غریب اور مفلوک الحال لوگ جو ہیں وہ تیس لاکھ کی تعداد میں ہجرت کر کے آ گئے ہیں اور

پاکستان کا افغان تنازعے سے براہِ راست اتنا ہی دخل ہے کہ پاکستان نے روس جیسی عالمی طاقت کی اس جسارت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ پاکستان کی حکومت کا یہ اقدام بلاشبہ قابل تعریف تھا اور اس کا اس طرح کھڑا رہنے اور بہادری سے حالات کو face کرنے کی پالیسی نے افغانیوں کے اندر توانائی پیدا کی، ان کو ہمت دی۔ افغانی اپنے cause کے لیے اپنی سرزمین کو آزاد کرانے کے لیے برسوں لڑتے رہے جس بے جگری اور بہادری سے انہوں نے مقابلہ کیا وہ اس دنیا کی تاریخ میں بیمثال کارنامہ ہے۔ آخر کار روسی ان حملوں کی تاب نہ لا سکے۔ ان مجاہدوں کو زیر نہ کر سکے۔ افغانستان کے اوپر ان کو اپنا قبضہ برقرار رکھنا مشکل ہو گیا۔ ان کی افواج کی casualities ان کی قتل و غارت گری، ان کے معاشی نقصانات اتنے زیادہ ہوئے کہ روس کو واپس جانا ہی پڑا اب وہ واپس جاتے ہوئے اپنی saving چاہ رہا تھا۔ نتیجتاً اس نے پاکستان کے اوپر مختلف طریقوں سے مختلف ذریعوں سے دباؤ ڈالنا شروع کیا۔ دھماکے، ڈاکے، قتل و غارت، بمباری اور اس طرح جو کچھ ہوتا رہا سب کے سامنے ہے۔

جناب چیئرمین: اس اسٹیج پر چوہدری صاحب بحث ایڈمسبلٹی پر ہے اگر زیادہ توجہ آپ اس طرف دیں کہ آپ کی موشن کس basis پر as adjournment motion admissible ہو سکتی ہے تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب محمد طارق چوہدری: میں مختصراً اسی طرف آرہا ہوں اب صورت حال یہ ہے کہ اس سمجھوتے کے دو فریق ہیں ایک پاکستان اور دوسرا افغانستان لیکن لڑنے والے اصل دونوں فریق اس سمجھوتے میں براہ راست اس طرح شریک نہیں ہیں یعنی روسی اور افغانی۔ اب افغانیوں اور روسیوں کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا ہے اور افغانیوں اور روسیوں کے درمیان ہونے والی لڑائی جو ہے اس کو اگر پاکستان کے کھاتے میں ڈال دیا جائے اور ایک عالمی طاقت پاکستان کے اوپر الزام تراشی کرے اور پاکستان کو دھمکی دے تو پاکستان کے لیئے بڑی مشکلات پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ لہذا پاکستان کے لیئے پیدا ہونے والی مشکلات ہی میرا اصل موضوع ہے اور میں یہ چاہ رہا ہوں اس حوالے سے جس طرح ہم trap ہوئے ہیں جس طرح ہم نے ان کی جیتی ہوئی جنگ سے، ان کے لیئے بھی مشکلات پیدا کردی ہیں اور اب وہ سمجھوتہ ہمارے گلے میں اٹکا ہوا ہے جس کے ہم نہ حریف ہیں نہ حلیف ہیں نہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں نہ براہِ راست ہم اس سے متعلق ہیں۔ ابھی آدھی روسی افواج بھی وہاں سے نہیں نکلی ہیں اور کابل حکومت کو اپنا وجود برقرار رکھنا مشکل ہوگیا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ جونہی اس کی تین چوتھائی یا ساری افواج باہر نکلیں گی تو شاید کابل حکومت ایک مہینہ تک

مجاہدین کے بوجھ اور دباؤ کو سہار نہ سکے۔ نتیجتاً اس کو گرنا ہوگا اور اس کا گرنا روس برداشت نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے گرنے سے وہ ایک بہت بڑے حلیف سے محروم ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً وہ پاکستان کے اوپر کوئی دباؤ ڈال سکتا ہے اور یہی میرا موضوع ہے اور یہی میں کہنا چاہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین : شکریہ! جناب وسیم سجاد صاحب۔

Mr. Wasim Sajjad : Mr. Chairman, Sir, this adjournment motion is opposed on the ground that the allegation and the assumption to which reference has been made in the adjournment motion is incorrect. I would like to assure this honourable House and the honourable Senator that Pakistan has faithfully observed its obligations under the Geneva Accords and is committed to doing so in future. Every complaint received through the United Nations Good Offices Mission for Afghanistan and Pakistan has been replied point by point. To substantiate our replies and in accordance with the procedure prescribed under Geneva Accords the Government has arranged on site inspection visits by the UN Military Observers. These teams have visited the entire length of our border with Afghanistan from Chitral to Quetta.

During visits to these areas the teams have inspected all kinds of vehicular traffic to inquire into the complaints of trans-shipment of arms. They have visited locations described by Kabul as so-called training camps and military depots. They have ascertained the views of the refugees regarding the conditions necessary for their return apart from meeting the officials of international agencies such as the UNHCR and the ICRC. etc.

I would like to emphasize, the Geneva Accords lays down a specific procedure for the investigation of complaints to determine the merits or otherwise of an allegation launched by any of the parties. This procedure must be observed before a verdict can be passed as to whether or not either side has violated its obligations under the Agreement. The assertions about Pakistan's non-compliance or violation of Geneva Accords by the Kabul-Soviet side before the results of investigations by the UN Observers have been made available, amount to unilateral and arbitrary allegations which contravene the spirit of the Geneva Accords.

I might add that Pakistan has also registered several complaints with the UNGOMAP but we have followed the laid down procedure instead of resorting to propaganda exercises. Since the Geneva Accords came into force there have been more than 92 ground violations of Pakistani territory and 25 violations of our air space. We have asked the UNGOMAP to take up these complaints with

[Mr. Wasim Sajjad]
the Kabul regime. Moreover, we have also handed over to UNGOMAP a detailed list giving the locations of training camps maintained by Kabul for saboteurs and terrorists to be infiltrated into Pakistan. There have also been repeated incidents of Soviet involvement in military actions against the *Mujahideen* Such continued operation by the Soviet forces has not only deterred the refugees from returning to their homes but has enforced new influx since May 15. 1988. There are also reports that the withdrawing Soviet troops are transferring massive quantities of arms and equimpent worth billions of dollars to the Kabul regime forces. Mr. Diergo Cardovez, Personal Representative of the UN Secretary-General on Afghanistan visited Pakistan from 3rd June to 5th July, 1988, primarily to review the operations of the UNGOMAP. He visited a border outpost in the Landikotal-Michin area and also a refugee camp in Peshawar. Mr. Cardovez expressed satisfaction at the cooperation being extended by Pakistan to the UN Good Offices Military Group. We have reassured him that Pakistan would continue to extend full cooperation to enable the Observers to carry out their obligations. Kabul's propaganda and allegations should be assessed in the light of the Regime's nervousness at the *Mujahideen's* successes and the prospects of Soviet withdrawal. The Agfhan people reject this regime and have intensified their struggle against it. It is now widely recognized that the formation of a government acceptable to the Afghan people is vital for peace inside Afghanistan and for the voluntary return of refugees. The recent statement by Mr. Cardovez and his proposal are an open acknowledgement of this view.

In view of this statement and particularly Mr. Chairman, the fact that this allegation is incorrect I would request the honourable Senator to withdraw his adjournment motion.

جناب چیئرمین : جناب طارق چوہدری صاحب ، جس رپورٹ پر آپ نے اپنی تحریک پیش کی ہے اس کی صحت سے انکار کیا جا رہا ہے ۔

جناب محمد طارق چوہدری : سینیٹر وزیر صاحب کی وضاحت قبول کی جاتی ہے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! جناب ۔

Not pressed

مولانا سمیع الحق : جناب میں بہت دور سے اس تحریک کے لئے آیا ہوں اور چند منٹ لیٹ ہو گیا ہوں ۔ رات دن ۴۰ گھنٹے سفر کر کے ابھی حج سے آیا ہوں ۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں ، آپ نے ہمیشہ رعایت فرمائی ہے کچھ حضرات آگے پیچھے آجاتے ہیں تو پھر آپ موقع

دے دیتے ہیں بڑی کوشش سے آرہا تھا لیکن ۱۰ منٹ لیٹ ہو گیا ہوں۔ ایک ہفتے سے یہ delay ہو رہا تھا۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو۔

جناب چیئرمین : ایک ہفتے سے آپ کی درخواست پر ہم نے اسے مؤخر کیا ہوا تھا آج کے لیئے اس کو مقرر کیا ہوا تھا۔ آپ کو اس کی اطلاع تھی نہ آپ کے دیر سے آنے کی ہمیں اطلاع تھی۔

مولانا سمیع الحق : مجھے حضرت اس کی اطلاع نہیں تھی کسی نے اطلاع بالکل نہیں بھیجی۔

جناب چیئرمین : کس چیز کی ؟

مولانا سمیع الحق : اس کی کہ آج یہ چیز ایجنڈے پر ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین : جب آپ نے پچھلی دفعہ درخواست کی تھی تو آپ سے یہی عرض کیا گیا تھا کہ ۲۱ تاریخ کے بعد اس کو رکھا جائے اور آپ ہاؤس میں حاضر ہوں گے۔

مولانا سمیع الحق : حضرت بڑی جدوجہد سے آیا ہوں چند منٹ کی بات ہے۔

جناب چیئرمین : مجھے افسوس ہے ایک دفعہ جب فیصلہ ہو جاتا ہے دوبارہ میں اس کو بدلتا نہیں ۔

مولانا سمیع الحق : یہ بڑا اہم مسئلہ ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ کا مسئلہ آئے گا ۔

مولانا سمیع الحق : وہ تو بحث آئے گی یہ تو تحریک استحقاق ہے اور اجلاس سے پہلے میں نے داخل کی تھی جب اجلاس شروع ہوا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ میں اس پر غور کر رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! اس لئے ہم نے یہاں پر رکھی تھی ، اب جب آپ موجود نہیں تھے تو یہ نہیں آسکتی تھی پہلے بھی میں نے کئی دفعہ آپ سے کہا ہوا ہے ۔

مولانا سمیع الحق : آج تو میں پہنچا ہوں ، تحریک استحقاق کا ایک گھنٹہ ہوتا ہے ، آپ یہ فرما رہے تھے ۔ اب اگر چند منٹوں کے لیئے ایک شخص باہر نکل جائے اور اسی عرصہ میں اس کا نام پکارا جائے یا چند منٹ لیٹ آئے تو اس سلسلے میں کچھ آپ کریں ۔

جناب چیئرمین : مولانا صاحب ! میرے خیال میں صحیح بات کرنی چاہیئے ۔ آپ آدھ گھنٹہ سے زیادہ لیٹ آئے ۔

مولانا سمیع الحق : حضور ، میں نے سنا ہے کہ ابھی اجلاس شروع ہوئے دس منٹ ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین : ہاؤس پہلے موجود نہیں تھا ، آج کا دن، پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے، جس کا آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ سوالات بھی نہیں ہوتے ہیں ۔ کام شروع ہی پریویلج موشن سے ہوتا ہے ۔

مولانا سمیع الحق : میں نے عرض کیا ہے کہ میں بہت دور تھا ۔ بھاگ دوڑ کر کے یہاں پہنچا ہوں ۔

جناب چیئرمین : اچھا ، مجھے بہت افسوس ہے کہ اب یہ موشن دوبارہ نہیں آسکتی ہے ۔ اگلی تحریک التوا!

مولانا سمیع الحق : حضرت ، اس کے بارے میں آپ کا رویہ ابتدا سے ایسا تھا کہ آپ اس کو آنے نہیں دیتے تھے ۔ اور یہ شریعت بل کا مسئلہ تھا جو اہم ترین مسئلہ ہے اس لیے میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں ۔

(مولانا سمیع الحق صاحب واک آؤٹ کر گئے)

جناب چیئرمین : وہ آپ کی مرضی ہے ۔ جناب جاوید جبار صاحب ۔

An honourable Member : Not present, Sir.

Mr. Chairman : Not present. Dropped. (Prof. Khurshid Ahmed)

An honourable Member : Not present, Sir.

Mr. Chairman : Dropped.

ایک معزز رکن : وہ چھٹی پر ہیں ۔

جناب چیئرمین : وہ چھٹی پر نہیں ہیں ۔

This is what I have been told by the Secretariat.

میرا تو خیال ہے کہ چھٹی پر ہیں right from the beginning. اس کو verify کر لیں گے ، اگر وہ چھٹی پر ہیں ، تو اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی درخواست دی تھی کہ میری جو تحاریک ہیں ، ان کو بھی مؤخر کیا جائے ۔ اگر ایسا ہے تو ان کو دوبارہ لے لیں ، ورنہ نہیں ۔ اگلی پانچ موشنز پروفیسر صاحب کے نام پر ہیں ۔ اس سے اگلی موشن جناب جاوید جبار صاحب کے نام پر ہے ، وہ بھی نہیں ہیں ۔

جناب محمد طارق چوہدری صاحب ،

On the reported strike observed by the business and trading community at Faisalabad.

جناب محمد طارق چوہدری : جناب مجھے اس کی بالکل توقع نہیں تھی کہ آج اس کی باری آ جائے گی لہذا میں نے تو اس کی تیاری نہیں کی ہے ۔

Mr. Chairman : Syed Abbas Shah on a point of order.

Syed Abbas Shah : I wanted to know that you dropped an adjournment motion when the mover of the motion came in during the time of discussion on the adjournment motions. Sir, whether he has the right to move that motion or not. I just wanted your ruling on this point when he is requesting again and again.

Mr. Chairman : Which case are you referring to ?

Syed Abbas Shah : Maulana Sami-ul-Haq's case, Sir.

Mr. Chairman : His was a privilage motion. His was not an adjournment motion.

Syed Abbas Shah : Sorry, Sir.

جناب چیئرمین : چوہدری صاحب ! اب تو آپ ایک ہی رہ گئے ہیں، شمع محفل آپ ہی کے سامنے ہے ۔ اب جیسے آپ کی مرضی ہے ۔

جناب محمد طارق چوہدری : مجھے تو یہ توقع ہی نہیں تھی کہ آج یہ موشن آسکے گی ۔ اس لیئے اس کے لیئے میں نے کوئی تیاری بھی نہیں کی، لیکن ڈاکٹر صاحب یہاں موجود ہیں ، ان کی تیاری ضرور ہو گی ۔

جناب چیئرمین : اس پر اگر آپ زور نہیں دیتے تو پھر اسے drop کر دیتے ہیں ۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب ڈاکٹر صاحب کی تیاری، جو ہے وہ کام آجائے گی ۔

جناب چیئرمین : اچھا ٹھیک ہے ۔

(ii) *RE :* STRIKE OBSERVED BY THE BUSINESS AND TRADE COMMUNITY AT FAISALABAD

جناب محمد طارق چوہدری : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے آج کے اجلاس کی بقیہ کارروائی روک کر عوامی اہمیت کے حامل اس قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ حالیہ بحث کے بعد انکم ٹیکس کے نظام اور غیر معمولی طور پر محصول چونگی میں اضافہ کے خلاف فیصل آباد میں تاجروں کی اپیل پر ہڑتال کی گئی۔ تمام دکانیں اور کاروباری ادارے مکمل طور پر بند رہے ، عام استعمال کی ضروری اشیاء تک کی دکانیں بھی پوری طرح بند تھیں ۔ ملک بھر کے تاجر حالیہ اقدام کے خلاف سراپا احتجاج ہیں ۔ یہ مسئلہ نہ صرف ملکی معیشت کے لئے نقصان دہ ہے بلکہ آج کے پر آشوب وقت میں امن و امان کی سنگین صورت حال بھی پیدا کر سکتا ہے ۔ لہذا اسے فوری طور پر زیر بحث لاکر ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے، تاکہ ملک کے اس حساس طبقے کی جائز شکایات کا ازالہ ممکن ہو سکے۔

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Dr. Mahbubul Haq : Yes Sir, opposed.

جناب چیئرمین : اگر آپ کچھ وضاحت کرنا چاہتے ہیں، تو

I think he is opposing it.

اگر اسی پر اکتفا کرتا ہے تو میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جواب دے دیں۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب والا! اس واقعہ کے بعد، حکومت پاکستان کے تاجروں کے ساتھ کافی مذاکرات وغیرہ ہوتے رہے ہیں، اور حکومت نے اپنی پچھلی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے بہت سارے ٹیکس اور اقدامات بھی واپس لے لیے ہیں۔ ایسی صورت میں تازہ ترین کیا صورت حال ہے، اس کی وزیر صاحب زیادہ بہتر طریقے سے وضاحت کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین: جناب ڈاکٹر محبوب الحق صاحب۔

Dr. Mahbubul Haq : Thank you Mr. Chairman. The Government is very conscious of any genuine difficulties or grievances of the business community. Two issues have been raised in the adjournment motion. One is about the octroi which is a provincial subject, so I cannot say anything on that. Other is about the system of income taxation. Sir, there were a number of misunderstandings and some genuine difficulties also by the new system that we had announced. Subsequent to this 9th July, when this adjournment motion was presented or was notified to the Secretariat, I have had the opportunity of seeing the traders from Faisalabad as well as traders from other parts of the country and we have been able to explain to them that for 10 lac assessees below one lac income per year there is a total self-assessment, there is a total immunity, no cash register and as such they have a much easier system. We have totally trusted them that they can pay their own taxes and I think by now the small traders recognized this and we do not have that misunderstanding which cropped up earlier on. There was also some feeling that may be the Government is immediately introducing documentation of the economy and all transactions above fifty thousand rupees will have to be drawn in cheques immediately and all establishments will have to maintain cash registers immediately and everybody will have to obtain a taxation number immediately. I think Sir, we have explained that any such system can be introduced only gradually, over time and it will be a matter of two to three years that such a system is introduced. In fact we have taken out advertisements in the newspapers to explain the system and to invite the suggestions and proposals of the business community by 15th of October as to how we should introduce such a system and only after these consultations a new system will be introduced hopefully once these consultations are over. As such I would like to say Sir, that it is not abnormal that such misunderstandings may arise, it is not abnormal that some genuine difficulties may arise, we are always very conscious of it. My own doors are always open to the business community and it will be a great service by the honourable Senators to bring to my attention any such genuine complaints, difficulties, problems. It is our duty as care-taker Government to resolve them and *Insha Allah !* we shall. Thank you, Sir.

جناب چیئرمین : آپ شاید اس پر اصرار نہیں کر رہے ہیں ۔

جناب محمد طارق چوہدری: آج تو سارے محبوب وزیر سامنے آ رہے ہیں۔ اس لیے پریس نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین : اچھا ٹھیک ہے ۔

سید عباس شاہ : جناب والا ! مجھے اجازت ہے ؟

جناب چیئرمین : جی فرمائیے !

Syed Abbas Shah : Sir, I think the issue is very important and it fulfils all the conditions of an adjournment motion and if a full-fledged discussion is held on this issue, the adjournment motion, I think, is possibly admissible, Sir.

Mr. Chairman : I think that is for me to decide whether it is admissible or not.

Syed Abbas Shah : Sir, I am suggesting that the motion may be admitted.

Mr. Chairman : And when the mover of the motion himself doesn't insist on his motion I think.

(مدعی سست گواہ چست والی بات ہوگی)

Or the other way about.

جی جناب قاضی صاحب !

قاضی عبداللطیف: جناب والا ! میری ایک تحریک التوا تھی۔ شاید آپ نے پہلے میرا نام لیا ہوگا۔

جناب چیئرمین : جی، جی، فرمائیے ۔

قاضی عبداللطیف : لیکن میں تو وقت کے اندر ہی پہنچا ہوں، یہ استحقاق

کی تحریک بھی نہیں ہے بلکہ تحریک التوا ہے ۔ ۲۲ر اپریل سے التوا میں چلی آرہی تھی ، یہ تین چار مہینے کے بعد آئی ہے ، اور چند منٹوں کی تاخیر سے اگر اسے ختم کیا جائے تو.... (مداخلت)

جناب چیئرمین : قاضی صاحب ! تحریک التوا کا مطلب یہ ہے کہ ایک معاملہ اتنا فوری نوعیت کا ہے کہ اس پر باقی سب کام چھوڑ کر، بحث کی جائے ۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے ۔ اگر پونے چھ بجے اجلاس شروع ہونا تھا اوراس میں کچھ حضرات تشریف نہیں لاتے کارروائی بھی شروع ہو جاتی ہے ، اوران کا نام بھی پکارا جاتا ہے اب آپ دوبارہ نوٹس دے سکتے ہیں اگر یہ ضروری ہے اورآپ اسے ضروری سمجھتے ہیں ۔

قاضی عبداللطیف : میں جناب والا ! گزارش کروں گا کہ اگر چار مہینے تک آپ اس کو ملتوی رکھ سکتے ہیں کیونکہ یہ ۲۲ر اپریل کا ہے ۔ مئی، جون، جولائی — اورآج اگر میں تین منٹ تاخیر سے آیا ، اور پھر اسی ٹائم کے اندر آیا ۔

آپ چار مہینے تک اسے ملتوی رکھتے ہیں جب کہ آپ خود یہ کہتے ہیں کہ یہ اہم ترین ہوتا ہے۔ اور اس کے لیے ہاؤس کی ساری کارروائی کو ملتوی کرنا پڑتا ہے ۔

جناب چیئرمین : مجھے بہت افسوس ہے کہ ۔

قاضی عبداللطیف: ساری کارروائی کے التوا کے باوجود آپ نے چار مہینے تک اس کو لٹکائے رکھا، اور میں تین منٹ کی تاخیر سے آیا اور اس پر آپ کہتے ہیں کہ یہ اب ختم ہوگیا ہے۔ مجھے اس کا بڑا افسوس ہے۔

جناب چیئرمین: مجھے اس بات کا بڑا افسوس ہے، میں آپ کے ساتھ arguments میں نہیں پڑنا چاہتا۔ اگر آپ چار مہینے تک اجلاس نہیں بلاتے تو اس میں میری غلطی نہیں ہے، جب آپ اجلاس بلائیں گے تو اس وقت یہ چیزیں اپنی باری پر لی جائیں گی۔ اور ہاؤس میں آئیں گی۔ اور اگر آپ ہاؤس میں موجود نہیں ہوتے تو یہ ختم ہو جائیں گی۔ یہی میں مولانا سمیع الحق کو بھی بتا رہا تھا۔

قاضی عبداللطیف: اس کی اہمیت تو خود بخود ختم ہو جاتی ہے جب آپ اس کو چار چار مہینے تک لٹکائے رکھتے ہیں اور پھر اجلاس کتنے دنوں سے شروع ہے اس کے بعد پھر وہ ایجنڈے پر آتا ہے لیکن ۲ منٹ کی تاخیر سے میں آتا ہوں پھر بھی وہ وقت کے اندر نہیں لیا جاتا۔

جناب احمد میاں سومرو: اگر وہ تھوڑی دیر میں چند منٹوں میں آجاتے ہیں تو آپ ذرا ہمارے حقوق کی حفاظت کریں۔

مولانا سمیع الحق: جناب والا! عموماً ایسا ہوا ہے کہ ایک اجلاس کا وقت مثلاً اگر چھ بجے مقرر ہوا ہے اور ہم ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹے باہر لابیوں

میں گھومتے پھرتے ہیں ہم حزب اقتدار کے ممبر نہیں ہوتے وہ وہاں ڈرائینگ رومز میں meetings کرتے رہتے ہیں اچانک حکومت ان کو کال کر لیتی ہے تو پھر اس کا یہ لحاظ نہیں ہوتا اور اجلاس چھ بجے کی بجائے سات بجے تک ملتوی ہو جاتا ہے اور ہم باہر پھرتے رہتے ہیں اس کا بھی آپ تحفظ نہیں کرتے اس وقت آپ کو بھی چاہیے کہ وقت کا لحاظ فرمایا کریں۔ ہم نے تو بڑی تکالیف سے دو دو گھنٹے انتظار کیا لیکن تین منٹ دیر سے آنے پر اس اہم ترین ایک مسئلے پر آپ ہم سے تعاون نہیں فرماتے تو ہمارے استحقاق کا کون خیال رکھے گا۔

جناب چیئرمین: تعاون کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں رولز کے خلاف کوئی کام کروں۔ وہ میں پہلے بھی آپ سے یہی عرض کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس وقت آپ تشریف لے گئے تھے میرے خیال میں ایک دو پہلے مواقع پر بھی آپ کی خدمت میں خصوصاً عرض کیا تھا کہ

اگر نہ تھا تو شریک محفل قصور تیرا ہے یا کہ میرا
میرا طریقہ نہیں کہ رکھ لوں کسی کی خاطر مئے شبانہ
تو اسی پر فیصلہ ہو جاتا ہے۔

مولانا سمیع الحق : جناب پندرہ بیس دن سے لیٹ آ رہا تھا آپ کیوجہ سے چونکہ اور کارروائی آپ نے آگے کر دی تھی ۔ تو ---------

جناب چیئرمین : یہ ہاؤس آپ نے چلانا ہے یا میں نے چلانا ہے میں نے اپنی رولنگ دے دی ہے اور میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اس کو قبول کریں ------

مولانا سمیع الحق : میں یہی عرض کرتا ہوں کہ ہاؤس کے تمام حضرات کے حقوق کا آپ تحفظ کریں گے تو تب ہی یہ ہاؤس چلے گا ۔ کیا اس طرح چل سکتا ہے کہ آپ ہم پر گاڑی یا بلڈوزر چلائیں تو پھر بھی چلے گا ۔

جناب چیئرمین : حتی الامکان یہی کوشش ہوتی ہے ،
جناب پروفیسر خورشید صاحب .... وہ بھی نہیں ہیں ۔

They are also dropped unless in his application there is a mention of leave for today also.

ویسے بھی ایڈجرنمنٹ موشن کا ٹائم ختم ہو چکا ہے ۔ جناب وسیم سجاد صاحب ۔

THE ADDRESS OF THE PRESIDENT—LAID

Mr. Wasim Sajjad : Sir, with your permission I beg to lay before the Senate a copy of the Address of the President of Pakistan under Article 56(1) of the Constitution made in the meeting of the Senate held on the 20th of July, 1988.

Mr. Chairman : A copy of the Address of the President of Pakistan under Article 56(1) of the Constitution made in the meeting of the Senate held on the 20th July, 1988 has been laid on the Table.

POINT OF ORDER; *RE*: WINDING UP OF DEBATE ON THE PREVIOUS ADDRESS OF THE PRESIDENT

Mr. Ahmad Mian Soomro : Point of order. Sir, what about the previous Address of the President that is going to be wound up on some day ?

Mr. Chairman : It has to be wound up on the official day.

Mr. Ahmed Mian Soomro : It will be wound up or has been wound up.

Mr. Chairman : No, no, it has not yet been wound up. I think the Minister is yet to wind that up.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Tomorrow or day after tomorrow ?

Mr. Chairman : Well, this depends on the Orders of the Day. If the Minister is ready, I think it should be wound up on the next official day.

Mr. Ahmed Mian Soomro : If he has nothing to say further then at least let that be off the agenda.

Mr. Chairman : Now, it has to be put to the House actually whether you agree or you do not agree.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Let us pass a vote of thanks.

Mr. Chairman : That is right. Next–resolutions. Mr. Javed Jabbar Sahib. He is not present. Next-Professor Khurshid Sahib, he is also not present.

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین ! کیا یہ ختم ہو گئے ہیں ۔

جناب چیئرمین : اگر دوبارہ کسی نے نوٹس دینا ہے تو وہ رولز کے مطابق دے سکتا ہے لیکن فی الحال یہ ختم ہو چکے ہیں ۔ جناب محسن صدیقی صاحب --- وہ بھی نہیں ہیں ۔

جناب مولانا سمیع الحق صاحب آپ کی اطلاع کے لیئے عرض ہے کہ جہاں تک ریزولیوشن کا تعلق ہے وہ جب دوبارہ ballot میں آئیں گے تو پھر ان کو Next پرائیویٹ ممبرز ڈے پہ لیا جائے گا. جناب شاد محمد خان صاحب ۔

RESOLUTION RE: DEVELOPMENT OF TOURISTS RESORTS IN PAKISTAN

جناب شاد محمد خان : جناب چیئرمین صاحب! شکریہ میں اسی انتظار میں تھا آج خوش قسمت ہوں کہ

Movers of Resolutions or Adjournment motions

آج غیر حاضر رہے اور مجھے موقع ملا کہ اس قرار داد کو جو تین سال سے لٹک رہی تھی پیش کر سکوں۔

حضور والا! میں قرارداد کا متن پڑھ کر اس کی وضاحت کرونگا

"This House recommends that the entire area of the North-West Frontier Province comprising Kaghan, Bhogarmang Battal, Batgram and Allai Valleys in Mansehra, Hazara Division may be developed as modern tourist resorts with provision of communications and residential accommodation and other facilities for tourists."

جناب والا! ضلع ہزارہ خاص طور پر اس سے ملحقہ نہایت ہی پسماندہ علاقہ ہے لہذا جب ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ جو لوگوں کا in-flow ہے اور جو روزگار کے لیے کراچی دھڑا دھڑ جاتے ہیں اور لوگ وہاں شفٹ ہوتے ہیں اور اسی طرح راولپنڈی اور لاہور جاتے ہیں ان کے لیئے روزگار مہیا کیا جائے۔ جب ہم کسی کارخانے کے متعلق استدعا کرتے ہیں تو کہیں وہ feasibility رپورٹ کا شکار ہو جاتی ہے کہ یہ feasible نہیں ہے کہیں raw material کا چکر سامنے آجاتا ہے۔ اور یہ کہا جاتا ہے کہ اتنے بڑے کارخانے کے لیے raw material یہاں نہیں ہوتا اور یہ جگہ بھی موزوں نہیں ہے۔ لہذا اس پر اکتفا کرتے ہوئے اتنے بڑے مطالبہ سے درگذر کرنا پڑتا ہے۔

ہیں جناب والا ! آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ علاقہ خاص طور سے مری ہل سے لے کر گلیات ، کاغان اور ناردرن ایریاز سے جاتے ہوئے سوات ویلی سے ملتے ہیں یہ نہایت ہی خوبصورت علاقے ہیں لہذا ان کی طرف توجہ دینا قوم کی فلاح و بہبود میں ہو گا ۔

حضور والا ! وہاں اگر انڈسٹری قائم نہیں ہو سکتی raw material نہیں ملتا ۔ technical know-how نہیں ہے ۔ تو مجبور و ناچار لوگ مزدوری کے لیئے اپنے وطن سے باہر جاتے ہیں کیوں نہ حکومت اس وقت اس تجویز پر عمل کرتے ہوئے ان علاقوں کو اس طریقے سے develop کرے کہ وہاں باہر سے لوگ بھی آئیں اور اندرون ملک سے بھی آئیں اور ایسے اچھے tourist resorts بن جائیں جہاں means of communications ہوں ۔ جہاں بجلی کی provision ہو اور infrastructures provide کیئے جائیں تاکہ وہاں کے لوگ اپنی روزی کما سکیں ۔ حضورِ والا ! آپ کو جانے کا وہاں موقع ملا ہو گا کاغان تو آپ جاتے رہے ہیں کاغان کچھ develop ہوا ہے لیکن اس میں وہ

[Mr. Shad Muhammad Khan]

سہولتیں موجود نہیں ہیں جو کہ modern tourists کے لیئے ہونی چاہئیں ۔ تاکہ وہ کھلے طور پر آئیں آجکل وہاں کاغان میں اتنا بڑا رش ہے کہ وہاں کسی کو ٹھہرنے کی جگہ نہیں ملتی ۔ لہذا حکومت کو چاہیئے کہ وہاں اچھے اچھے ہوٹل اور ریسٹوران وغیرہ بنا کر ان لوگوں کو ادھر جانے کے لئے attraction دلائے تاکہ لوگ باہر سے آئیں اور حکومت کافی زرمبادلہ کمائے ۔ اگر ان علاقوں کو جن کی طرف میں نے اس ریزولیوشن میں توجہ دلائی ہے ، کسی نہ کسی طریقے سے سڑکوں اور بجلی کی فراہمی اور دیگر مواصلاتی ذریعوں سے connect کیا جائے ، تو حضور والا ! یہ ساری دنیا کے لئے attraction کا باعث بن سکتے ہیں ۔ اگر لوگ skitting کے لئے سوئٹزرلینڈ یا دوسری جگہوں میں جاتے ہیں تو ان علاقوں میں بھی ایسی بھی وادیاں موجود ہیں اور اتنے اتنے خوبصورت مناظر سے بھرے ہوئے علاقے ہیں کہ وہاں attraction کے لیئے حکومت کو کوئی اقدام کرنا چاہیئے۔

اس سلسلے میں صوبائی سیاحت کا محکمہ بے بس ہے وفاق اس کو کنٹرول کرتا ہے اور جب وفاق سے بات کی جائے تو وہ P.T.D.C. کا کہہ دیتے ہیں ۔ اور P.T.D.C: اس آمدنی سے

جوکہ نہایت ہی محدود ہے کما حقہ، اس طرف توجہ نہیں دے سکتی۔

میں اس ایوان سے یہ سفارش کرونگا کہ ان بے بس لوگوں کی طرف توجہ دیں اور حکومت کو مجبور کیا جائے ان لوگوں کی بے بسی کو دور کرنے اور روزگار مہیا کرنے کے لیے اندرون ملک ان علاقوں میں ایسے اقدام کرے تاکہ وہاں ان لوگوں کو روزگار میسر آئے اور شہری آبادی کی طرف لوگوں کا رخ نہ ہو اور شہروں پر بوجھ کم ہو جائے اور اندرون ملک ان علاقوں میں small industries قائم کی جائیں اور ہوٹل موٹل قائم کیے جائیں تاکہ اس علاقے کے لوگوں کو ملازمتیں مل سکیں یا وہ اپنے raw materials یعنی انڈے مرغیاں یہاں پر بھیجیں اور روزی کمائیں۔ حضور والا! میں آپکی توجہ اس طرف بھی مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ حکومت P.T.D.C. کو زیادہ سے زیادہ فنڈز فراہم کرے سپیشل گرانٹ دے تاکہ اس علاقے کی ترقی ہو سکے۔

جناب والا! اگر کھوتہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی بن سکتی ہے تو میں حکومت سے یہ استدعا کروں گا کہ کیوں نہ ان علاقوں کے لیے ایک

[Mr. Shad Muhammad Khan]

علیحدہ اتھارٹی قائم کی جائے تاکہ وہ فیڈرل گرانٹ سے علاقے کی ترقی کے لیئے ممد و معاون ثابت ہو۔ میں ایوان سے درخواست کروں گا کہ وہ میرے جو جائز مطالبات ہیں اس کی سفارش حکومت تک پہنچائے۔ اس میں حکومت اور ملک کی بہتری ہو گی اور زرمبادلہ بھی حاصل ہو گا۔ اور مقامی طور پر لوگوں کو روزگار بھی ملے گا۔ شکریہ!

Mr. Chairman: Any other Member. Mr. Hussain Bakhsh Bangalzai.

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب والا! میں محترم شاد محمد خان صاحب کے اس ریزولیوشن کی پرزور تائید کرتا ہوں۔ خان صاحب نے واقعی کافی عرصے سے اس قرار داد کے حق میں اور اس کو بہتر انداز میں اس ایوان میں پیش کرنے کے لیئے بڑے صبر و تحمل سے کام لیا اور اس ضمن میں مجھے بھی خان صاحب کی اس قرار داد کے حق میں کچھ باتیں کہنی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ انکی تجاویز میں تھوڑا سا اضافہ بھی کرنا ہے۔

جہاںتک Tourist Resorts کا تعلق ہے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان دنیا کے خوب صورت ترین ممالک میں سے ایک بہترین اور خوبصورت ترین ملک اس لحاظ سے بن سکتا ہے کہ اگر

ٹورازم کو اس ملک کے اندر کماحقہ، ڈویلپ کیا جائے ۔ مگر اکثر دیکھا یہ گیا ہے کہ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یا حکومت کی طرف سے ٹورازم کے لیئے منصوبہ بندی کا جہاں تک تعلق ہے اس سلسلے میں چالیس سال کے عرصے میں کماحقہ، پیش رفت نہیں ہو سکی ہے ۔ جہاں تک Northern area کا تعلق ہے جن کا ذکر جناب شاد محمد خان صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خوبصورتی ، حسین مناظر ، آب وہوا ، پہاڑوں کی خوبصورتی کے اور پانی کے لحاظ سے پاکستان کے اندر Northern area اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے پوری دنیا میں لاجواب ایریا ہے ۔ مگر افسوس اس بات پر ہے کہ ہم سیاحتی نقطہ نگاہ سے دنیا کے لیئے اس کو آجتک جاذب نہیں بنا سکے ۔ اگر ٹورازم کے لیئے Northern Area کو جاذب بنایا جائے تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہاں پر لیبر کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے اس علاقے کے لوگوں کو وہاں روزگار مل سکتا ہے اور لوگوں کا رجحان جنوبی علاقوں کی طرف یعنی کراچی کی طرف جانے کو ختم کیا جا سکتا ہے ۔ اس تجویز کے ساتھ ساتھ میں جناب شاد محمد خان کی اس قرارداد کی پرزور تائید کرتے ہوئے ایک تجویز یہ بھی دینا چاہوں گا جناب کہ بلوچستان کے اندر کچھ اس

[Mir Hussain Bakhsh Bangalzai]

قسم کے مقامات ہیں کہ جن کو ٹور ازم کے لئے develop کیا جائے تو یقینی طور پر اس سے وافر آمدنی ہو سکتی ہے اور پاکستان میں سیاحت کی کافی حوصلہ افزائی ہو سکتی ہے۔

ان علاقوں میں سے بلوچستان کا سب سے بڑا علاقہ Coastal area ہے Coastal area میں کراچی سے بہت نزدیک جناب ایک جگہ ہے جس کا نام ہے ڈیم سومیانی ، ایک اور جگہ ہے جس کا نام گڈانی ہے یہ Coastal areas ہیں۔ یہاں پر بہترین ہوٹل تعمیر کیئے جا سکتے ہیں اور یہاں پر سیاحت کو اچھی خاصی ترقی دی جا سکتی ہے۔ مگر آجتک ٹور ازم کی improvement کی طرف کوئی ایک قدم بھی صحیح طور پر نہیں اٹھایا گیا تاکہ سیاحت کے لحاظ سے ان علاقوں کو مزید پرکشش بنایا جا سکے۔ قلات میں ایک علاقہ ہے جس کا نام کوہ ہربوئی ہے یہ قلات شہر سے پنتیس میل کے فاصلے پر ہے اور Juniper trees کا سب سے بڑا ڈیپازٹ کوہ ہر بوئی میں موجود ہے اور یہ موسم گرما کا ایک بہترین مقام ہے۔ اس کے علاوہ کوئٹہ ڈویژن میں ایک جگہ زیارت ہے جہاں قائدِ اعظم کی وفات ہوئی تھی اس پر تھوڑی بہت توجہ دی گئی ہے لیکن پھر بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ ٹور ازم کی طرف سے جو توجہ اس وقت تک دی گئی ہے

اور اس پر جتنا خرچ کیا گیا ہے وہ بہت ہی کم ہے ۔ لہذا میں ان الفاظ کے ساتھ جناب شاد محمد خان صاحب کی قرار داد کی پرزور تائید کرتے ہوئے اس تجویز پر بھی زور دیتا ہوں کہ ٹور ازم ڈیپارٹمنٹ بلوچستان میں خاص کر کوسٹل ایریاز اور قلات میں ہرلوئی اور کوئٹہ ڈویژن میں زیارت کی طرف زیادہ توجہ دے تاکہ ان علاقوں میں سیاحت کو زیادہ سے زیادہ ترقی دی جا سکے ۔ شکریہ!

جناب چیئرمین : جہاں تک آپ کی تجویز کا تعلق ہے اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو آپ ایک فارمل امنڈمنٹ شاد محمد خان صاحب کی قرار داد میں پیش کریں اور یہ بھی ایوان کے سامنے پیش کی جائے گی اور یا اس کے متعلق آپ علیحدہ قرار داد لے آئیں جیسے آپ کی مرضی ہے ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : میں جناب شاد محمد خان صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی قرار داد میں یہ ترمیم یا اضافہ کرنا چاہیں تو میں ان کا بڑا مشکور ہوں ۔

Mr. Shad Mohammad Khan: Sir, I have got no objection if that could be included.

جناب چیئرمین : جی جناب قاضی صاحب فرمائیے ۔

قاضی عبداللطیف : میں جناب شاد محمد خان صاحب کی قرارداد کی پر زور تائید کرتا ہوں ۔ ترقی یافتہ ممالک میں سیاحوں کے ذریعے سے کافی آمدنی ہوتی ہے ۔ ترقی پذیر ممالک کو اس کی یقیناً ضرورت ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ ترمیم پیش کروں گا کہ جس طرح وہ علاقے ہیں ڈیرہ اسماعیل خان میں شیخ بدین کا علاقہ ہے ، ایک روایتی علاقہ ہے اور اس کے اندر ایسا کافی مواد موجود ہے ، ایسے قدرتی مناظر موجود ہیں جن کو یقیناً جاذبیت کا درجہ دیا جا سکتا ہے ۔ میں شاد محمد خان سے یہ درخواست کروں گا کہ اگر وہ اجازت دیں تو اس مقام کو بھی اس میں شامل کیا جائے جو کہ میرے خیال میں زیادہ مناسب اور اہم ترین ہو گا ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! وہ سب فرنٹیئر کے متعلق ذکر کر رہے ہیں لیکن وہ اپنے علاقے پر زور دے رہے ہیں ۔ کاغان اور بگڑ منگ اور ٹبل اور ٹبگرام اور آلائی ویلیز ۔

جناب شاد محمد خان : مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ کو اعتراض نہیں ہے ۔ جناب لالیکا صاحب ۔

جناب عالم علی لالیکا : جناب چیئرمین ! میں بڑا مشکور ہوں

کہ آپ نے مجھے موقع عطا فرمایا۔ میں اس قرارداد کے سلسلے میں جناب شاد محمد خان صاحب کی پرزور تائید کرتا ہوں جناب بنگلزئی اور جناب قاضی صاحب کی تائید کے بعد مزید اس کی تائید کرتا ہوں۔ پاکستان دنیا کے نقشے پر ایک ایسا خطہ ہے جہاں فورٹ عباس ضلع بہاول نگر جیسے ریگستان موجود ہیں۔ جہاں ساحل سمندر موجود ہے۔ جہاں فیصل آباد جیسی زرخیز زمین موجود ہے۔ جہاں شمالی علاقہ جات جیسے حسین اور دلکش مناظر اور صحت افزا مقامات موجود ہیں۔ ٹورازم بے شک کسی بھی ملک کے لیئے کافی منفعت بخش کاروبار بن سکتا ہے۔ کراچی کی آبادی کا تناسب اگر دیکھا جائے تو اس میں میرے خیال میں پشاور سے، شمالی علاقہ جات سے ترک مکانی کرکے گئے ہوئے لوگوں کا تناسب بہت زیادہ ہے۔ میرے خیال میں اگر ان کو اپنے ہی گھر میں روزگار کے مواقع میسّر آجائیں تو کراچی پر پریشر کم ہو سکتا ہے۔ وہاں لوگ حکمرانی کرنے نہیں جاتے بلکہ بیشتر لوگ بے چارے محنت مشقت اور مزدوری کرکے اپنا وقت گزارنے جاتے ہیں۔ ٹورازم کے وسیلے سے اگر ان کو یہاں روزگار کے مواقع میسر آجائیں تو وہاں کراچی پر بھی آبادی کا پریشر کم ہو سکتا ہے۔

میں اس ایوان کی وساطت سے جناب شاد محمد خان صاحب

[Mr. Alam Ali Laleka]

کی خدمت میں عرض کروں گا جہاں شمالی علاقہ جات کی ترقی کے لیئے انہوں نے درخواست کی ہے وہاں فورٹ عباس ضلع بہاولنگر کے ریگستانوں کو بھی اس اسکیم میں شامل کر لیا جائے وہاں بھی قابل دید مناظر ہیں۔ وہاں پرانی تہذیب کے آثار موجود ہیں جو آج سے آٹھ نو سو سال پہلے زیر زمین چلی گئی تھی۔ وہاں کافی دلکش مناظر ہیں۔ وہاں سیاح آنے کے لیئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ ان کو وہاں بنیادی سہولتیں میسر ہو جائیں۔ جب کہ موجودہ صورت میں اس ملک کے رہنے والے ہی وہاں جانے پر تیار نہیں ہیں تو بیرونی ممالک سے آنے والے وہاں کیوں جائیں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ! جناب نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی۔

نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : جناب چیئرمین صاحب شکریہ! امین شاہ محمد خان کی پوری تائید کرتا ہوں اور اس میں اضافہ یہ کروں گا کہ چونکہ شمالی علاقے میں، میں خود رہ چکا ہوں۔ وہاں پر بجلی پیدا کرنے کے بڑے مواقع ہیں۔ وہاں بابوسر سے لیکر بالاکوٹ تک کسی دریا پر پن بجلی بنائی جائے تو اس سے نہ صرف وافر بجلی ملے گی بلکہ لوگوں کو روزگار بھی مل سکے گا۔ اور وہاں لکڑی سے تعلق رکھنے والی انڈسٹریز بھی لگ سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ پھلوں سے جام جیلی وغیرہ بھی بنائے جا سکتے ہیں۔ میں ان کی تائید کرتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ پاکستان میں اس قسم کے بہت سے علاقے بلوچستان میں بھی ہیں جیسے افغانستان کی سرحد کے ساتھ کاکڑا خراسان ہے تو یہ اچکزئی ہو گیا تو یہ کاکڑ ہے

جو گرمیوں میں ٹھنڈے علاقے ہیں جہاں سندھ اور لاہور سے
لوگ گرمی کا موسم گزارنے کے لئے جا سکتے ہیں اور اس اضافے
کے ساتھ میں اس کی مزید تائید کرتا ہوں جناب شکریہ!

Mr. Chairman : Anybody on behalf of the Government ? Yes, Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, I am grateful to the honourable Senator Shad Muhammad Khan and the other honourable Senators who have drawn attention to a very important aspect and that is the development of tourist resorts in various parts of Pakistan. The honourable Senator had mentioned NWFP and particularly drawn attention to Kaghan, Bhogarmang Battal, Batgram and Allai Valleys. The honourable Senator Hussain Bakhsh Bangulzai has added some areas of Baluchistan in that. My friend Mr. Laleka has also added some areas of Punjab and with your permission, Sir, not to leave the whole of Pakistan untapped I would like to add areas of Sind also. Sir, this is an important question. I think we are all conscious of this fact that the development of tourist activity not only leads to increase employment in that area but also enables the Government to earn large amounts of foreign exchange. So, whenever such areas are developed, there is heightened economic activity which goes to improve the economic conditions in that part of the country and is ultimately helpful to the entire country.

Sir, as far as Frontier province is concerned I am myself very familier with these areas. I would like to endorse and support the viewpoint of the honourable Senator that some of the most beautiful spots in the world can be found in these areas. We do have difficulty in the infrastructure and the roads and tourist places where the tourists can stay and residential accommodation and also, Sir, facilities where the tourists can then find some areas or places for relaxation and sports etc., all these things have to be done.

As far as the areas in NWFP are concerned, the PTDC has already developed motels in Naran, Balakot, Kalam, Miandam, Besham, Chitral and Torkham. There are plans underfoot to have further expansion of facilities in Naran, Kalam, Mansehra and Saiful Muluk. The NWFP Government, Sir, on its own with the resources that it has, has also contributed to the effort to develop tourism and has publicised the beauty and attraction of these areas within the country and abroad, of course, along with the PTDC. The PTDC has also published brochures, folders, fact sheets on tourist spots in the province such as Kaghan valley, Swat valley, etc. Sir, tourist literature on these tourist attractions has been distributed amongst the tourists through our tourist information centres, hotels, tour operators, travel agencies within the country and abroad and also through our foreign missions. We have also, Sir, used our foreign missions to develop expeditions by persons who want to do mountain climbing. That has been very successful and is a very attractive pursuit for those who are in this line.

[Mrs. Wasim Sajjad]

Sir, in view of the efforts made by the Government to develop the tourist potential of these areas and my own support to the proposal of the honourable Senator I have no objection to this resolution being passed but I would suggest, Sir, that the Sind area may also be added if there are any and the phrase "subject to financial feasibility" of all these areas be added. The financial feasibility of all these areas should be added as a condition, otherwise Sir, I have no objection to this being passed.

Mr. Chairman : Well, I take it that the resolution is not being opposed but before I put the question to the House I would try to re-structure the resolution in the light of the amendments moved by Mr. Bangalzai. Qazi Abdul Latif Sahib and Mr. Laleka. The resolution will be as follows :

> "The House recommends that the entire area of North-West Frontier Province comprising Kaghan, Bhogarmang, Battal, Batgram and Allai Valleys in Mansehra, Hazara Division, Sheikh Badin in D.I.K. Division as also the known scenic spots in Baluchistan particularly along the coastal areas and in the Punjab and Sind may be developed as modern tourist resorts with provision of communication and residential accommodation and other facilities for tourist ".

Mr. Wasim Sajjad : Subject to financial feasibility.

Mr. Chairman : Well, that of course is subject always to financial feasibility. That is not necessary in a resolution of this type. So, the question is that the resolution as I have re-structured it and just read out, is it acceptable ?

An honourable Member : Sir, Kakar Khurasan also.

Mr. Chairman : That is included in the Baluchistan province.

ملک نسیم احمد آہیر : جناب جہاں اصل میں ٹورزم ہوتی ہے آزاد کشمیر اور ناردرن ایریا اس کا نام ہی کسی نے نہیں لیا جو کہ اصل علاقے تھے ۔ باقی سارے پاکستان میں ایسے علاقے ٹورسٹ انڈسٹری کے طور پر ڈویلپ ہونے چاہئیں ، اب کوئی ایریا رہ تو نہیں گیا ، جہاں اس کا زیادہ Potential ہے اس کا نام نہیں لیا گیا ۔

(Interruptions)

Mr. Chairman : That is quite correct, but do not drown the initiative of the honourable member who has moved the resolution in the first instance. Any body who wants to develop any other area he is always free to bring another resolution on the subject.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : The resolution is passed unanimously. Next is in the name of Mr. Javed Jabbar.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I will ask your permission to move it on his behalf under sub-rule (2) of Rule 123 of the Rules of Procedure.

Mr. Chairman : It can be done if you want. I have no objection.

Mr. Ahmed Mian Soomro : With your permission, Sir, I move :

> "That this House recommends that the members of the Senate be elected by direct and free vote and relevant provision in the Constitution and the law be made accordingly"

Mr. Chairman : Now you will have to say some thing justifying it or if you want to postpone the debate on this, we can postpone it. I think it is a very substantial motion.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, if you can postpone it will be better because next time the mover will also be here.

Mr. Chairman : What would be the advice of the Minister for Parliamentary Affairs.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, the only thing is that obviously this is a resolution the implementation of which would require an amendment of the Constitution and, therefore, if the honourable member wants to say some thing he may say but not press it because it will otherwise create a difficulty.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Well, in any case, I have said that the provision of the Constitution and law be made accordingly. I am aware that this cannot be done like that. The Constitution has to be amended.

Mr. Wasim Sajjad : The point is that this resolution which can be passed by a simple majority if adopted would necessitate an amendment in the Constitution which requires a two/third majority. So, an appropriate mode would be for the honourable member to move an Amendment Bill in the Constitution. That would be the appropriate mode, rather than have a discussion on the resolution and pass it by a simple majority. Because then there is some kind of a moral force behind it and yet nobody is in a position to implement it as it would necessitate an amendment in the Constitution which requires a two/third majority.

Mr. Chairman : Particularly in a situation when the other House is not in existence yet, what I would suggest is that although I permitted you to move it on behalf of the mover but at this stage if you do not press it, we would postpone it when the mover himself is present. Leave it to his discretion and صوابدید what he wants to do about it.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Right, Sir.

Mr. Chairman : Thank you.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, would you allow me to move his first resolution also. That was a very important one ?

Mr. Chairman : No, I think that time is over. I cannot go back actually on the Orders of the Day.

Mr. Ahmed Mian Soomro : You can review your orders. You have the permission of the House. Please don't be so strict with us.

Mr. Chairman : Next is again Proof. Khurshid Ahmed. This is under Rule 194. I Think it will have to be postponed.

Next is item No. 8, Mr. Shad Mohammad Khan. It has already been covered.

Mr. Shad Muhammad Khan : The purpose has been served, Sir.

Mr. Chairman : Yes, the purpose has been served.

Next item No. 9 is again in the name of Mr. Javed Jabbar. Then we take up item No. 10, in the name of Mr. Muhammed Mohsin Siddiqui.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Sir, when last time the Foreign Minister was here he promised that he will have a full-fledged discussion on this subject. So, I would consider it desirable not to discuss this matter whitout his presence.

Mr. Chairman : Right, then we will defer it.

Next item 11 is in the name of Prof. Khurshid Ahmed. He is not here and this brings me to the end of the Orders of the Day. But there are one or two points which need to be settled.

The Minister for Justice and Parliamentary Affairs has just laid a copy of the Address of the President on the Table. I think under Rule 30, we have to fix a date for the discussion of the points made in the President's Address. What would you suggest ? Next official day would be Tuesday. So, we fix it for that day. Then, you have to bring a motion of thanks also.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, we also have the Shariah Ordinance which we would like to be taken up first. There is a discussion on the Shariah Ordinance also which is on the agenda.

Mr. Chairman : I think this (discussion on the President's Address) will have a priority.

Mr. Wasim Sajjad : OK. Sir.

Mr. Chairman : The rule says :

"30. The Chairman shall allot one or more days for discussion of the matters referred in the President's Address and for this purpose the Chairman may suspend or vary the rules to the extent necessary.

31. On the day allotted under Rule 30, the Senate may discuss the matters referred to in such Address on a motion of thanks moved by a Minister or member".

Mr. Wasim Sajjad : Yes Sir, So I will bring this motion on the next sitting.

Mr. Chairman : So, if you bring this motion on Tuesday then I think we can devote the entire day to the discussion on the Address of the President to the Senate.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I thought you had fixed the last Address motion for the next official day.

Mr. Chairman : I am coming to that. Before we take this up I think you can also wind up the previous motion of vote of thanks.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, as I said I have already made a speech.

Mr. Chairman : You have not. You did initially.

Mr. Wasim Sajjad : I think I made a speech in the National Assembly on the same matter and since then Sir, so much has happened, so I will make a brief statement and then the formality can be......................

Mr. Chairman : It has to be put formally to the House whether they approve of the vote of thanks or they do not and I think that would finish the old Address. So, we will fix these two items.

Mr. Ahmed Mian Soomro : We can take it now even if he has nothing further to say, Sir.

Mr. Chairman : Which one ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : Vote of thanks just being put to the House.

Mr. Wasim Sajjad : Yes Sir, I think it can be put formally because I have nothing to say further.

Mr. Chairman : If the House has no objection but these things should appear on the Orders of the Day. Since it is not there, therefore, I was not proposing it, but I have no objection if the House so desires.

Mr. Wasim Sajjad : Because it is a formality Sir.

Mr. Chairman : It is a formality at this stage.

Mr. Wasim Sajjad : So, let it be put to the House, Sir.

Mr. Chairman : Right. Then have we got a copy of the resolution? I have not.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, the motion is :

"that this House would like to express its gratitude to the President of Pakistan".

(*Interruption*)

Mr. Chairman : There were amendments also, I think the amendments have to be disposed off first. I think we will have to postpone it to Tuesday.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, the mover of the amendment is not here.

Mr. Chairman : No, the amendments were moved.

Mr. Wasim Sajjad : No Sir, the mover is not here. I think Prof. Khurshid Ahmed had moved that.

Mr. Chairman : Prof. Khurshid Ahmed had moved and I think Mr. Javed Jabbar also. At any rate I think don't rush it. Let us fix it for Tuesday. I think, we will look up the record also.

So, I think this brings us to the end of the day. It has been a short and sweet session.

So, the House is adjourned to meet again on Tuesday at 10.00 a.m. for official business. Thank you.

The House is adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Tuesday the 2nd August, 1988.

PCPPK–Litho/2102/88-89/Senate–12-5-92–300 Books.